قارئین بنام ایڈیٹر

افکار و تاثرات

- بروہی اور علماء
- شراب نوشی اور رشوت ستانی
- امید کی شمعیں
- مساجد اور فرقہ وارانہ سازشیں
- قادیانیت اسلام کیلئے سدّراہ

مسٹر بروہی اور علماء | ملک کی تینوں برسر اقتدار پارٹیوں نے ملک میں اسلامی نظام رائج کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اور جب تک موجودہ قوانین کو اسلامی سانچہ میں نہ ڈھالا جائے یہ وعدہ پورا نہیں ہو سکتا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا علماء کرام موجودہ قوانین کو جدید تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسلامی سانچہ میں ڈھال سکتے ہیں یا اس فریضہ کو صرف قانون دان وکلاء ہی انجام دے سکتے ہیں۔ اس سوال کا عملی اور معقول جواب تو مولانا مفتی محمود کی حکومت نے یہ دیا کہ علماء اور قانوندان ہر دو حضرات پر مشتمل ایک آئین ساز کمیٹی قائم کرنے کا اعلان کیا تاکہ جدید تقاضوں کے ساتھ ساتھ اسلامی قوانین کی وسعت اور گہرائیوں کا پورا لحاظ رکھا جا سکے۔ مگر تعصب، حسد اور جہل سے بھرپور جواب ہمارے ایک بڑے قانون دان مسٹر اے کے بروہی نے خیبر کالج پشاور میں یہ کہہ کر دیا کہ علماء موجودہ قوانین کو اسلامی سانچہ میں ڈھالنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور یہ کہ علماء چند مسائل کے علاوہ کچھ نہیں جانتے کیونکہ یہ چند تفاسیر پڑھنے پر اکتفاء کرتے ہیں —— بروہی صاحب کے اس بیان پر ملک میں بجا طور پر تعجب ہو رہا ہے۔ فرنگی دور نے علماء اور مسٹر طبقہ میں جو نفرت اور بعد پیدا کرنے کی سعی کی ہے۔ بروہی صاحب نے اس حربہ سے کام لیکر علماء دشمنی اور بے جا پندار اور نخوت کا مظاہرہ کیا۔ اگر علماء چند تفاسیر و احادیث کی کتابوں کی بناء پر یہ صلاحیت نہیں رکھتے تو بروہی صاحب جیسے لوگوں کو تو چند ایسی کتابیں بھی نہیں بلکہ ان کے غلط سلط تراجم اور وہ بھی مستشرقین کے ترجمہ کئے ہوئے معلومات پر اسلامی قانون کی ترجمانی کا حق کس طرح مل سکتا ہے۔ اس وقت چاہیئے کہ قدیم و جدید میں منافرت پیدا کرنے والی باتوں سے احتراز کریں۔ اگر بروہی صاحب یہ کہتے کہ قانون سازی کا یہ کام علماء اور وکلاء کو باہمی تعاون سے کرنا چاہیئے۔